4925CH18

ہائیکو

ہائیکو ایک جاپانی صنف ہے۔ اردو شاعری میں اس کا رواج بہت بعد میں ہوا۔ ہائیکو تین سطروں پر مشتمل ایک مختصر نظم ہوتی ہے۔ یہ اپنی ہیئت کے اعتبار سے پہچانی جاتی ہے۔ ہائیکو کی بناوٹ پانچ، سات اور پانچ صوتی ارکان (Syllables) کے وزن پر قائم ہوتی ہے۔ ان عروضی ارکان کی ترتیب دیکھیے :

فعلن فعلن فع

فعلن فعلن فعلن فع

فعلن فعلن فع

اس صنف کو اردو ادب میں سب سے پہلے شاہد احمد دہلوی نے اپنے رسالے 'ساقی' کے جاپانی ادب نمبر مطبوعہ 1936 میں متعارف کرایا تھا۔ اس کے بعد دوسرے رسائل میں بھی ہائیکو پر کئی مقالات شائع ہوئے۔ ہائیکو کو پہلے جاپانی میں ہائی کائی یا ہوکو کہا جاتا تھا۔ پنجابی صنف ماہیے اور اردو میں ثُلاثی ہائیکو سے مماثلت رکھتے ہیں لیکن عروضی اعتبار سے ان میں فرق ہے۔ ہائیکو میں عام طور پر مناظر فطرت کے مشاہدات و تجربات بیان کیے جاتے رہے ہیں لیکن آج یہ کسی ایک موضوع کی پابند نہیں ہے۔ اردو میں حمدیں اور نعتیں بھی ہائیکو میں کہی جانے لگی ہیں۔ جاپانی ہائیکو کی طرح اردو ہائیکو میں بھی عنوانات قائم کرنے کا رجحان عام ہے۔ اردو میں نادم بلخی، کرامت علی کرامت، حنیف کیفی، کوثر صدیقی اور علیم صبا نویدی وغیرہ نے ہائیکو لکھے ہیں۔ ہائیکو کا نمونہ دیکھیے :

وہ اتنا رویا

انساں تو خود انساں ہے

پتھر بھی پگھلا